سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

اسٹیٹ آف اوریسا اور دیگران
بنام
راجندر کمار داس اور دیگر

29 اگست 2003

[ڈوریسوامی راجو اور اریجیت پاسیات، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

اڑیسہ ایجوکیشن ایکٹ، 1969 / اڑیسہ ایجوکیشن (اساتذہ اور امدادی تعلیمی اداروں کے عملے کے ممبروں کی بھرتی اور شرائط) قواعد، 1974 - پیادوں کی تعیناتی - امداد یافتہ تعلیمی اداروں میں - ریاستی منظوری - انکار - اس بنیاد پر کہ منظوری قانون کے ذریعہ فراہم کردہ مقررہ معیار سے بالاتر تھی - عرضی درخواست - عدالت عالیہ نے اسے 'دفتاری' کے عہدے کے مساوی منظوری دینے کی ہدایت کی - عرضی کہ 'دفتاری' کا عہدہ ترقی یافتہ عہدہ ہے اور زیادہ تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ، آخری داخلہ لینے والا اس کا دعوی نہیں کر سکتا - اپیل پر کہا گیا: کلاس IV کے ملازمین کے دعوے پر ریاست موجودہ کلاس IV کے ملازمین میں سے کسی ایک کو 'دفتاری' کے طور پر ترقی دے کر غور کر سکتی تھی۔

جواب دہندگان کو امداد یافتہ تعلیمی اداروں کے ساتھ 'چرواہا' کے عہدے پر مقرر کیا گیا تھا جیسا کہ اڑیسہ تعلیمی قانون 1969 اور اڑیسہ تعلیم (اساتذہ کی بھرتی اور خدمات کے شرائط اور امداد یافتہ تعلیمی اداروں کے عملے کے ارکان) قواعد 1974 کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ ریاست نے تقرریوں کی منظوری نہیں دی۔ جواب دہندگان نے 'چوتھے چرواہے' کے طور پر مقرر ہونے کا دعوی کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو منظوری دینے کی ہدایت کے لیے عرضی درخواستیں دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے "چوتھے چرواہے" کا موازنہ "دفتاری" سے کیا اور فیصلہ دیا کہ دعوی قبولیت کی ضمانت دیتا ہے۔

اس عدالت کی اپیل میں ریاست نے دعوی کیا کہ مقررہ پیمانہ میں 'چوتھے چرواہے' کا کوئی نسخ ادویات نہیں تھا؛ اور یہ کہ 'دفتاری' کا عہدہ ایک پروموشنل عہدہ ہے اور چونکہ اس میں زیادہ تنخواہ ہوتی ہے، اس لیے آخری داخلہ لینے والا 'دفتاری' کے عہدے کا دعوی نہیں کر سکتا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: .1۔عدالت عالیہ نے عرضی درخواست گزاروں کی خدمات کو "چوتھے چپراسی" کے طور پر منظوری دینے کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔ "دفتاری" کے عہدے پر زیادہ تنخواہ ہوتی ہے اور یہ چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے ایک ترقی یافتہ عہدہ ہے۔ اگر کوئی اسکول "دفتاری" کا حقدار تھا، تو یقیناً پر تعیناتی تین افراد میں سے ایک یعنی دفتری چپراسی، دفتری معاون اور نائٹ واچر-کم-سویپر کو ترقی دے کر کی جاتی تھی، جس میں ادارے میں کلاس IV کی کوئی دوسری پوسٹ نہیں تھی۔ یہ فیصلہ کرنا ادارے کی مینجنگ کمیٹی کا کام ہے کہ کس کی ترقی کی جائے اور اس کے بعد متعلقہ حکام سے منظوری حاصل کی جائے۔ اس طرح انتظامیہ کی طرف سے مناسب طریقے سے پیش کیے جانے پر حکام رٹ درخواست گزاروں کے دعووں پر غور کر سکتے تھے۔[150-سی-ای]

2۔متعلقہ ادارے کی انتظامیہ متعلقہ حکام کو کلاس IV کے ملازم کی پروموشنل تعیناتی کی منظوری کے لیے منتقل کرے گی، بطور "دفتاری"۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ کلاس IV کے عہدے پر تعیناتی کے لیے بھی سفارش کر سکتا ہے، اگر ترقی پر "دفتاری" کی تعیناتی کی سفارش کے لیے منظوری مل جاتی ہے۔[150-ایف-جی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کی دیوانی اپیل نمبر 6844۔

1999 کے او جے سی نمبر 13475 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 23.8.2000 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2003 کا سی۔اے نمبر 6846، 6848، 6847، 6845۔

اپیل گزاروں کے لیے جنا کلیان داس۔

جواب دہندگان کے لیے یسو بنت داس، بھارت سنگم، محترمہ سنگیتا پنکر، آر آر کمار، محترمہ کے سرادا دیوی، اروند کے تیواری، سدرش مینن، منوج کمار داس اور سبھوشنکر مشرا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

اریجیت پسیات، جے۔: اجازت دی گئی۔

جیسا کہ ان تمام اپیلوں میں بنیادی حقیقت پسندانہ میٹرکس ایک ہی ہے، سوائے اس کے کہ تاریخیں مختلف ہیں، اور اس میں شامل قانون کے نکات ایک ہی سپیکٹرم سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے۔

حقیقت پسندانہ پس منظر کو مختصر طور پر درج ذیل طریقے سے ایڈمبریٹ کیا جا سکتا ہے:

ہر معاملے میں جواب دہندہ نمبر 1 نے اڑیسہ عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی جس میں دعوی کیا گیا کہ انہیں متعلقہ ادارے کی انتظامیہ نے "چوتھے چپراسی" کے طور پر مقرر کیا تھا، جو کہ اڑیسہ ایجوکیشن ایکٹ، 1969 (مختصر طور پر "ایکٹ") اور اڑیسہ ایجوکیشن (اساتذہ اور امدادی تعلیمی اداروں کے عملے کے ممبروں کی بھرتی اور شرائط) قواعد، 1974 (مختصر طور پر "بھرتی کے قواعد") کے تحت بیان کردہ "امداد یافتہ تعلیمی ادارہ" ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اگر کوئی ادارہ امداد یافتہ تعلیمی ادارہ ہے، تو وہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت چلتا ہے۔ بھرتی کے قواعد ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں۔ چونکہ ریاست کے عہدیداروں نے اس تعیناتی کو مقررہ معیار سے باہر رکھنے کی منظوری نہیں دی تھی، اس لیے متعلقہ حکام کو تعیناتی کی منظوری دینے کی ہدایت کے لیے رٹ درخواستیں دائر کی گئیں۔

عدالت عالیہ نے الگ الگ عرضی درخواستوں میں متنازعہ فیصلوں کے ذریعے یہ فیصلہ دیا کہ ریاست کے عہدیداروں کو منظوری دینے سے انکار کرنا جائز نہیں تھا۔ ریاستی حکومت کا موقف یہ تھا کہ 8.7.1981 کے سرکلر

میں پہلے کے سرکلرز کی جگہ غیر سرکاری سیکنڈری اسکولوں کے لیے معیاری عملے کے تعین کے لیے پیمانہ موجود تھا۔"عملے کے زمرے" کے تحت مقرر کیے جانے والے چرواہوں کی تعداد واضح طور پر بیان کی گئی تھی۔صرف اس صورت میں جب ادارے کے فہرست کی تعداد کسی خاص تعداد سے تجاوز کر جائے، "دفتاری" کا ایک عہدہ قابل قبول تھا۔ریاستی حکومت کے مطابق "دفتاری" کا عہدہ ایک پروموشنل عہدہ ہے اور اس لیے "چوتھے چرواہے" کا تصور جیسا کہ رٹ درخواست گزاروں کے ذریعے اس کی تشہیر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بغیر کسی قانونی بنیاد کے ہے۔اس موقف کو گردشی تاریخ 27.3.1992 کے ذریعے مزید واضح کیا گیا۔عدالت عالیہ نے حریف موقف پر غور کرتے ہوئے "چوتھے چرواہے" کو "دفتاری" کے برابر قرار دیا اور رٹ درخواست گزاروں کے دعوے کو قبولیت کی ضمانت دی۔

اپیلوں کی حمایت میں ریاست اڑیسہ کے وکیل نے کہا کہ عدالت عالیہ کئی اہم پہلوؤں پر غور کرنے سے محروم رہی۔سب سے پہلے، تجویز کردہ پیمانہ میں "چوتھے چرواہے" کا کوئی نسخ ادویات نہیں ہے۔"دفتاری" کا عہدہ ایک پروموشنل پوسٹ ہے اور اس میں زیادہ تنخواہ ہوتی ہے۔اس پوزیشن کے ہونے کی وجہ سے، آخری داخل ہونے والا "دفتاری" کے عہدے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اس کے برعکس، متعلقہ عرضی درخواست گزاروں کے وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے سرکولر پر غور کیا ہے اور صحیح نتیجے پر پہنچا ہے کہ "چوتھے چرواہے" کے طور پر تعیناتی کا دعویٰ قانونی طور پر قابل نفاذ ہے۔

اس موقع پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ وقت کے مختلف نکات پر پیمانے وضع کیے گئے تھے۔حکومت اڑیسہ، محکمہ تعلیم اور وائی ایس ڈیپارٹمنٹ نے غیر سرکاری سیکنڈری اسکولوں کے لیے معیاری عملے کو طے کرنے کے لیے سرکلر نمبر EYS-28365 مورخہ 8.7.81 جاری کیا۔جہاں تک چرواہوں کا تعلق ہے، سرکلر کے متعلقہ حصے درج ذیل ہیں:

"عملے کا زمرہ	3 کلاس	5 کلاس	7 کلاس

9۔ چپراسی (1) آفس چپراسی	1	1	1
(ii) آفس اٹینڈنٹ'	1	1	1
(iii) نائٹ واچر کم سویپر	1	1	1

نوٹ

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(C) (ii) جہاں اسکول کے فہرست کی تعداد 100 سے زیادہ ہے، وہاں دفتاری کی ایک پوسٹ قابل قبول ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-"

اس کے بعد 27 مارچ 1992 کے ایک اور سرکلر نمبر E-91/50-XVIIEP-155000 کے ذریعے اس موقف کو مزید واضح کیا گیا:-

"مجھے یہ بتانے کی ہدایت کی گئی ہے کہ غیر سرکاری ثانوی اسکولوں میں چوتھے درجے کے ملازمین کی تعیناتی کے لیے نظر ثانی شدہ پیمانہ طے کرنے کا سوال کچھ عرصے سے حکومت کے زیر غور تھا۔ محتاط غور و فکر کے بعد حکومت کو یہ فیصلہ کرتے ہوئے خوشی ہوئی ہے کہ غیر سرکاری ثانوی اسکولوں کے چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے پیمانہ مندرجہ ذیل ہوگا:

عملے کا زمرہ	3 کلاس	5 کلاس	7 کلاس
(i) آفس پیون	1	1	1

(ii)سائنس اٹینڈنٹ	1	1	1
(iii)نائٹ واچرکم سویپر	1	1	1

جہاں 10 کلاس ہائی اسکول کے فہرست کی تعداد 500 (پانچ سو) یا اس سے زائد ہے، وہاں دفتاری کی ایک پوسٹ قابل قبول ہے۔

رہائش کی کمی کی وجہ سے شفٹ سسٹم چلانے والے اسکولوں کے لیے چرواہے کی ایک اضافی پوسٹ قابل قبول ہے۔

یہ پیمانہ پہلی جنوری 1992 سے نافذ العمل ہوگا اور مذکورہ بالا حکومتی حکم نامے میں اوپر بیان کردہ حد تک ترمیم کی گئی ہے۔

دوسرکلروں کے موازنہ سے پتہ چلتا ہے کہ 1981 کے سرکلر کے تحت مطلوبہ فہرست کی طاقت 100 تھی، جسے بعد میں 1992 کے سرکلر میں 500 میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

عرضی درخواست گزاروں کے ماہر وکیل کی طرف سے یہ منصفانہ طور پر قبول کیا جاتا ہے کہ دونوں دایرے میں استعمال ہونے والا بیان محاورہ "دفتاری" ہے نہ کہ "چوتھا چرواہا"۔ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ اس بنیاد پر کارروائی کر کے غلطی میں پڑ گئی ہے جیسے کہ سرکلرز میں "چوتھے چرواہے" کا حوالہ دیا گیا ہو۔ یہ ان اپیلوں میں زیر بحث مختلف فیصلوں کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ "دفتاری" کے عہدے پر زیادہ تنخواہ ہوتی ہے اور یہ چوتھے درجے کے ملازمین کے لیے پروموشنل پوسٹ ہے۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، عدالت عالیہ نے عرضی درخواست گزاروں کی خدمات کو "چوتھے چرواہے" کے طور پر منظوری دینے کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔لیکن ایک اہم پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔اگر کوئی اسکول "دفتاری" کا حقدار تھا، تو یقیناً پرتعیناتی تین افراد میں سے ایک یعنی آفس پیون، آفس اٹینڈنٹ اور نائٹ واچر-کم-سویپر کو ترقی دے کر کی جانی تھی، جس میں ادارے میں کلاس IV کی کوئی دوسری پوسٹ نہیں تھی۔ یہ فیصلہ کرنا ادارے کی مینجنگ کمیٹی کا کام ہے کہ کس کی ترقی کی جائے اور اس کے بعد متعلقہ حکام

سے منظوری حاصل کی جائے۔اس طرح انتظامیہ کی طرف سے مناسب طریقے سے پیش کیے جانے پر حکام عرضی درخواست گزاروں کے دعووں پر غور کر سکتے تھے۔ یہ غیر متنازعہ ہے کہ عرضی درخواست گزاروں کو نیجنگ کمیٹیوں کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا، ہوسکتا ہے کہ وہ متعلقہ سرکاری احکامات کی غلط تشریح کے تحت ہوں۔

لہذا، ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے ہدایت دیتے ہیں کہ متعلقہ ادارے کی انتظامیہ متعلقہ حکام کو چوتھے درجے کے ملازم کی پروموشنل تعیناتی کی منظوری کے لیے منتقل کرے گی، بطور "دفتاری"۔اس کے ساتھ ساتھ، یہ چوتھے درجے کے عہدے پر تعیناتی کے لیے بھی سفارش کرسکتا ہے،اگر ترقی پر "دفتاری" کی تعیناتی کی سفارش کو منظوری دی جاتی ہے۔دونوں تحریکوں پر فیصلہ تقرریوں کے وقت نافذ عملیاتی پیمانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون کے مطابق سفارش جمع کرانے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر پہلے انکار کیا گیا ہے،تو اس معاملے پر اوپر بیان کی روشنی میں دوبارہ غور کیا جائے گا۔

اس مقدمے سے الگ ہونے سے پہلے ہمیں اس بات کی نشاندہی کرنی چاہیے کہ غیر متنازعہ طور پر ڈویژن بنچ کے کئی فیصلے پہلے کے اوقات میں پیش کیے گئے تھے، جو متنازعہ فیصلوں میں لیے گئے فیصلے کے برعکس تھے۔ جواب دہندگان (رٹ درخواست گزاروں) کے فاضل وکیل نے منصفانہ طور پر قبول کیا کہ ایسا ہے۔ درحقیقت، او جے سی 14004 /97 میں ایسے ہی ایک فیصلے کی تاریخ 3.12.1998 کی کاپی ریکارڈ پر رکھی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ ان فیصلوں کو رٹ درخواستوں کی سماعت کرنے والے فاضل ججوں کے نوٹس میں نہیں لایا گیا ہے۔ یہ عدالت عالیہ کے سامنے فریقین، خاص طور پر ریاستی حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل کی طرف سے ظاہر کی گئی سنجیدگی کے بارے میں بہت کچھ بتاتا ہے۔

اپیلوں کی اجازت مذکورہ بالا شرائط میں دی جاتی ہے، جس سے فریقین کو اپنے متعلقہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

کے۔کے۔ٹی

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document